RNI No.: MAHURD/2017/72365
2278-0718

اردو زبان و ادب کا پاسبان عالمی ریسرچ جرنل

سہ ماہی

تزئینِ ادب

شیرپور (انڈیا)

جولائی تا دسمبر ۲۰۲۰ء

خصوصی شمارہ
غزل نمبر

جلد نمبر ۴
شمارہ نمبر ۳،۴

قیمت -/500

آج الفاظ کی ڈولی سے غزل کی دُلہن
میرے کاغذ کے بچھونے پہ اُتر آئی ہے
محشر جالنوی

مدیر اعلیٰ: ڈاکٹر ساجد علی قادری

سہ ماہی تزئینِ ادب شیرپور (انڈیا)
جولائی تا دسمبر ۲۰۲۰ء
غزل نمبر

Vol. 4 Issue No.3,4 July to Dec. 2020 ISSN: 2278-0718 RNI No.: MAHURD/2017/72365
International Research Journal in Urdu Language
TAZEEN-E-ADAB
An International Registered Referred Quarterly Research Journal For Urdu Language
Editor In Chief: DR. SAJID ALI QADRI

اُردو میرا نام

یکجہتی میرا مذہب ہے پیار میرا پیغام
اردو میرا نام

شکر نے جنا ہے صوفی سنتوں نے مجھے پالا
بھاشاؤں کے ملن کی خوشبو کا ہے مجھ میں اُجالا
پہلا مشفق چہرہ خسرو جس نے مجھے سنبھالا
نعت ، غزل اور دوہا، گیتوں کے پیکر میں ڈھالا
مجھ کو پڑھ کر پایا لاکھوں ذہنوں نے آرام
اردو میرا نام

قلی قطب نے ناز اُٹھایا ولی نے زلف سنواری
میر نے میرے عشق میں اپنی ساری عمر گزاری
سودا میرا سودائی تھا مومن تھا دیوانہ
میری چاہت نے بخشی ہے غالب کو سرداری
میرے ہر چاہنے عاشق کا قصہ ہوا ہے عام
اردو میرا نام

شاہ ظفر زانو تہہ کرکے بنا تھا فریادی
میرے بل پر ذوق کو حاصل تھی اس کی استادی
میرے پیاروں میں اک اقبال ہوا کرتا تھا
جس کی مسیحائی نے حرارت سینوں میں دوڑا دی
میرے دیوانوں کو ملا ہے بے پایاں انعام
اردو میرا نام

ہندوستان کی مٹی ہی میں جنم ہوا ہے میرا
مجھ کو اپنی جان سے پیارا اس کا شام سویرا
دنیا پر ظاہر ہے اس مٹی سے مری محبت
میرے نغموں نے لہرایا آزادی کا پھریرا
پھر بھی فتنہ ساز کیا کرتے ہیں مجھے بدنام
اردو میرا نام

مجھے جکڑنے کی کوشش بے کار ہے سب دیوانو!
خوشبو قید نہیں ہوسکتی مانو یا مت مانو
اتر و میری روح میں دیکھو میں ہوں امن کی دیوی
من کی آنکھیں کھولو جانچو پرکھو مجھے پہچانو
موج کی صورت رواں دواں ہیں میرے صبح و شام
اردو میرا نام

آشنا مجھ سے فتنہ گروں کی جان جلا کرتی ہے
مجھے مٹانے کی سازش دن رات ہوا کرتی ہے
میرا کام سفر کرنا ہے میرا سفر ہے جاری
باد مخالف تو برسوں سے یوں ہی چلا کرتی ہے
کوئی چاہے کچھ بھی کرے مجھے اپنے کام سے کام
اردو میرا نام

مجاز آشنا برہان پور

The Tazeen - E - Adab, Quarterly, Printed, Published and Owned by Sajid Ali Qadri
Printed at: Educational Publishing House, 3191, GALI VAKIL WALI, Kucha Pandit Rd, Lal Kuan Bazar, Delhi, 110006
Published at Plot No.57, Ganesh Colony, Shirpur, Dist.Dhule (M.S.) India Pin: 425405 Email id: tazeeneadab@gmail.com, sajid.qadri7@gmail.com
Cell: 9423288786, 9403094333, 9881583827, 9975211060

TAZEEN-E-ADAB:Vol 4 Issue No.3

ISSN:2278-0718

انٹرنیشنل اردو ریسرچ جرنل

سہ ماہی شیرپور (انڈیا)

تزئینِ ادب

جولائی تا ستمبر ۲۰۲۰ء

جلد نمبر ۴: شمارہ ۳

سرپرست : پروفیسر اختر الواسع (دہلی) ڈاکٹر عبدالکریم سالار (جلگاؤں)

مدیر اعلیٰ : ڈاکٹر ساجد علی قادری (شیرپور)

مشیر اعلیٰ : پروفیسر صغیر افراہیم (علی گڑھ)

مدیر اعزازی : حاجی انصار احمد (بھساول)

نائب مدیر : ڈاکٹر عتیق احمد قریشی (ہنگولوی)

نگراں : رفیق جعفر، پونہ

مجلس ادارت (اعزازی)

☆ پروفیسر علی احمد فاطمی (الہ آباد)
☆ ڈاکٹر آفتاب احمد آفاقی (وارانسی)
☆ ڈاکٹر بلقیس بیگم (کولکاتہ)
☆ ڈاکٹر حمید اللہ خان (پربھنی)
☆ ڈاکٹر ایس۔ایم۔شکیل (برہانپور)
☆ ڈاکٹر نازیہ بیگم جافو خان (موریشس)
☆ محمد آصف (امراوتی)

مجلس۔ مشاورت (اعزازی)

☆ ڈاکٹر شیخ عقیل احمد (اردو قومی کونسل۔دہلی)
☆ ڈاکٹر خواجہ اکرام حسین (دہلی)
☆ ڈاکٹر بسنت شکری (مصر)
☆ ڈاکٹر سید شاہ حسین احمد (پٹنہ)
☆ ڈاکٹر شہاب عنایت ملک (جموں کشمیر)
☆ ڈاکٹر فرزانہ اعظم لطفی (ایران)
☆ ڈاکٹر عبدالرشید (جموں کشمیر)

Email ID : sajid.qadri7@gmail.com / tazeeneadab@gmail.com
Cell. : 09403094333 / 9423288786 /09423761597
Plot No. 57, Ganesh Colony, Shirpur Dist. Dhule (M.S.) India - Pin : 425405

اس شمارے کے مشمولات سے ادارہ "تزئین ادب" کا متفق ہونا ضروری نہیں، یہ ذمہ داری صاحب قلم کی ہوگی۔
ڈاکٹر ساجد علی قادری نے جی۔آر۔آرٹس، مالیگاؤں سے طبع کروا کر شیرپور (مہاراشٹر) انڈیا سے شائع کیا۔
قیمت فی شمارہ 100 : روپے (خاص نمبر 400 روپے) سالانہ ۶۰۰ : روپے لائف ممبرشپ 15000 : روپے۔
بیرونِ ممالک سالانہ زرِ تعاون 30 امریکی ڈالر
O اس دائرہ میں سرخ نشان اس بات کی نشاندہی کر رہا ہے کہ آپ کی خریداری معیاد پوری ہو چکی۔ لہٰذا رقم روانہ کیجیے۔

(تزئین ادب حاصل کرنے کا پتا)
سٹی بک ڈپو، محمد علی روڈ، قصاب باڑہ، مالیگاؤں۔ مدینہ بک ڈپو، مولوی گنج دھولیہ۔
مکتبہ جامعہ لیمیٹیڈ، پرنسیس بلڈنگ، ای۔آر۔روڈ ممبئی۔

ہدایات برائے قلم کار حضرات

تمام ہی حضرات سے التماس ہیکہ اپنی نگارشات ارسال کرنے سے قبل مندرجہ ذیل ہدایات کو ملاحظہ فرمالیں جو آج کی ترقی یافتہ دنیا میں بالعموم رائج ہیں اور جن پر "تزئین ادب" عمل کرے گا۔

☆ نگارشات A4 جسامت کے کاغذ پر ایک ہی جانب کمپوز کروا کر بھیجا جائے۔ حروف کی جسامت ۱۴ پوائنٹ ہو۔

☆ تحقیقی و تنقیدی مقالہ جات کاغذ کی ایک ہی جانب لکھا جائے اور مقالہ کے ساتھ انگریزی زبان میں اس کا خلاصہ Abstract ضرور شامل کیا جائے۔ جو زیادہ سے زیادہ 15 سطروں پر مشتمل ہو۔

☆ اگر کسی تصنیف یا تالیف پر تبصراتی مقالہ (Review Article) تحریر کیا گیا ہے تو اس میں تصنیف کا مکمل عنوان، مصنف کا نام، ناشر، شہر، سن اشاعت، صفحات کی تعداد ضرور درج کی جائے۔

☆ متن میں حوالوں کا اندراج یا مآخذ کا حوالہ اگر بین السطور دیا جائے تو حوالہ کیلئے مصنف کے نام کا آخری جزء، سن اشاعت اور صفحہ نمبر جہاں ضروری ہو درج کیا جائے۔ اگر اسی حوالہ کو دوبارہ دینا ہو تو اسی صورت میں درج کیا جائے۔ بین السطور حوالہ درج کرتے ہوئے "ایضاً" اور "تصنیف مذکور" سے گریز کیا جائے۔ مثلاً اس طرح حوالہ دیں: [اقبال، ۱۹۷۵، باب سوم]۱۳۲

☆ حاشیے میں بھی حوالہ درج بالا مثالوں کے مطابق ہونا چاہیے لیکن ضرورتاً "ایضاً" اور "تصنیف مذکور" بھی تحریر کیے جائیں۔

☆ مقالہ چاہے مختصر ہی ہو لیکن آخر میں تمام مآخذ یا حوالوں کی فہرست، فہرست اسناد بحوالہ یا کتابیات شامل کی جائے۔ اس کا اصول یہ ہونا چاہیے:

اگر کتابوں کا اندراج کرنا ہو تو: بیگ، مرزا خلیل، ۱۹۹۰، اردو کی لسانی تشکیل، جلد۔۔۔، ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ

اگر مجموعہ مقالات کا اندراج کرنا ہو تو: عبدالرحمن، سید صباح الدین، ۱۹۷۷، "جدید فکر اسلامی کی تشکیل میں تصوف کا حصہ"۔ مشمولہ "فکر اسلامی کی جدید تشکیل" مرتبہ: ضیاء الحسن فاروقی و مشیر الحق، مکتبہ جامعہ، نئی دہلی، ص ص ۱۵۰۔۱۷۲

اگر مجلہ، جریدہ، یا کسی رسالہ کا اندراج کرنا ہو تو:

نیر ناصر عباسی، ۲۰۰۱، "جدیدیت کی فکری اساس"، مشمولہ بازیافت، شمارہ ۱۱، جولائی تا دسمبر ص ص ۱۵۳۔۱۸۰

اگر ترجمہ کا اندراج کرنا ہو تو: سعید ایڈورڈ (Said, Edvard)، ۱۹۸۱، اسلام اور مغربی ذرائع، مترجم: جاوید ظہیر، اسلام آباد (پاکستان)

اگر اخبار کی کسی تحریر کا اندراج کرنا ہو تو: قریشی، سلیم الدین، ۲۰۰۱، ۲۳ مئی، "ہم نے کیا کھویا کیا پایا"، مشمولہ جنگ "کراچی" ص ۷

اگر ریکارڈ یا ذخیرہ کا حوالہ درج کرنا ہو تو:

F-262/10 بحوالہ Discrptive catalog of JNU, New Delhi، جلد سوم ص ۸، ۲۱، ۴؍ جولائی ۱۹۸۰

اگر انٹرنیٹ یا آن لائن دستاویز کا حوالہ درج کرنا ہو تو: http://www.bbc.co.uk/urdu/india/ مورخہ ۱۷؍ جنوری ۲۰۰۹ء۔

☆ اپنے مقالے Inpage 2009 اس سافٹ ویئر میں ہی ٹائپ کر کے میل کریں۔ PDF میں تبدیل کر کے نہ بھیجیں۔

TAZEEN-E-ADAB:Vol 4 Issue No.3

ISSN:2278-0718

دامنِ تزئین ادب

نمبر شمار	عنوانات	قلم کار	صفحہ نمبر
1	حمد،نعت،غزل	بشیر بدر، شکیل ابن شرف، رفیق جعفر	3
2	کہنے کی بات	اداریہ	4
3	ہم عصر اردو غزل اور تانیثی زاویہ نگاہ	پروفیسر سیما صغیر ،علی گڑھ	7
4	غزل کی مختصر تاریخ اور ہندی، اردو غزلوں کا ارتقائی پہلو(۲۰۲۰ء تک)	ڈاکٹر افروز عالم، جدۃ	20
5	اردو غزل کا آغاز وارتقاء	ممتازہ احمد، کشمیر	27
6	غزل کلاسیکیت سے جدیدیت تک	ڈاکٹر سید تاج الہدیٰ	32
7	اردو غزل کا سفر	گلزار احمد ماگرے، حیدرآباد	37
8	دکن میں اردو غزل کا ارتقاء	ڈاکٹر ریحانہ بیگم، اورنگ آباد	41
9	غزل کی نئی بستیاں	ڈاکٹر قریشی عتیق احمد، بدنا پور	46
10	اردو غزل کا سفر	مُحمد وکیل، کولکاتا	49
11	اقبال کی غزل میں تصوف کا رنگ :ایک مختلف زاویہ نظر	اسلم جمشید پوری، میرٹھ	56
12	خاندیش میں اُردو غزل ۱۹۶۰ء کے بعد	ڈاکٹر ایس۔ایم شکیل، برہانپور	62
13	اردو غزل کا جدید لہجہ	ڈاکٹر سید اشھد کریم، بھبوا (بہار)	71
14	اردو غزل کا جدید لہجہ	رضیہ پروین، رامپور یو۔پی	78
15	اردو غزل کا جدید دور	ڈاکٹر صدیقی شاہینہ، مالیگاؤں	95
16	اسالیب غزل	چودھری امتیاز احمد۔ پریاگ راج	101
17	غزل (اردو شاعری کا معیار سخن)	قمر النساء (ریشا قمر)، کلبرگی کرناٹک	105
18	ودربھ کے جدید لب ولہجہ کے شعرا	محمد دانش غنی، رتناگری	112

اردو غزل کا جدید دور

Dr. Siddiqui Shaheena Parwin Md. Ilyas
Asst. Prof. M. S. G. College,
Malegaon, Camp, Nashik, M. S.

ادب اور زندگی کا بہت قریبی تعلق ہے یوں سمجھئے کہ دونوں لازم وملزوم ہیں۔ادب مسلسل اور ہر لمحہ تغیر میں ہوتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ہر دور کا نمائندہ ادب اس دور کے نمائندہ مسائل سے پہچانا جاتا ہے۔اور اس سے متعلق وہ تمام رشتے جیسے ادب، ادیب، زمانہ اور معاشرہ اور معاشرے کے اندرونی رشتے بھی اسی قدر گہرے اور مضبوط ہوتے ہیں۔کیونکہ ادب اور حقیقت کا رشتہ بھی بہت اٹوٹ اور مضبوط ہے۔ان رشتوں کی نزاکت اور معنویت بھی اسی قدر نرم ونازک ہوتی ہے۔لیکن یہ بھی سچ ہے کہ ہر دور میں حقیقت کے روپ بھی بدلتے رہتے ہیں۔جیسا کہ ادب اپنے حسنِ بیان سے زندگی کی تعبیر پیش کرتا ہے اور انسانوں کی بولی جانے والی زبان اور اس کے سیاسی، سماجی ومعاشی ومعاشرتی اور فنی روایات سے جو ادب تخلیق ہوتا ہے وہ ادب بھی تغیرات کے نئے نئے انکشافات وا کرتا ہے۔اس کے متعلق ٹی ایس ایلیٹ نے اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ

> ''ہمارا شعور وادراک جیسے جیسے ہمارے گرد وپیش کی دنیا بدلتی ہے، خود بھی بدلتا رہتا ہے۔مثلاً اب ہمارا شعور وادراک وہ نہیں ہے جو جینیوں یا ہندوؤں کا تھا بلکہ وہ اب ویسا بھی نہیں ہے جیسا کئی سو سال قبل ہمارے اجداد کا تھا۔وہ ویسا بھی نہیں ہے جیسا ہمارے باپ دادا کا تھا بلکہ ہم خود بھی وہ شخص نہیں ہیں جو ایک سال پہلے تھے۔''

مندرجہ بالا ان باتوں سے صاف واضح ہوتا ہے کہ ادب مسلسل تبدیل ہونے والی شئے ہے۔جیسے جیسے زمانہ بدلتا ہے۔انسان کے حالات مسائل ووسائل میں بھی تبدیلی آتی ہے۔اسی طرح ادب اور فنون لطیفہ میں بھی تغیر پیدا ہوتا ہے۔ادب کے بعد ہم ''جدیدیت'' کی طرف آتے ہیں اور اردو ادب کا جدید دور تو بڑا ضخیم ہے جنہیں ایک کوزے میں بند نہیں کیا جاسکتا۔لیکن پھر بھی اردو غزل سے پہلے ہم جدید اردو ادب کا مختصر اً خاکہ پیش کرتے ہیں۔جن سے ہمیں جدیدیت کا احاطہ اور اس کے رجحانات کو سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

جدیدیت دراصل حیات وکائنات کیلئے ہمارا مخصوص رویہ یا تصور ہے۔حال سے ناآسودہ ہو کر ردِعمل کے طور پر کسی نئے راستے پر چلنا کافی نہیں۔کیونکہ اکثر یہ ردِعمل جذباتی یا احتجاجی ہوتا ہے۔اور اس میں سوچ کے عنصر کی کمی ہوتی ہے۔ظاہر ہے ایسا عمل گمراہ کن ہے۔اسی طرح محض عنصری تقاضوں کو پورا کرنا کافی نہیں ہے۔بلکہ انہیں پورا کرتے وقت ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ یہ عمل کہاں تک ٹھیک ہے اور مستقبل میں اس کے کیا اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔اگر ہم محض روایت کی تقلید کریں تو ارتقاء کا راستہ بند ہو جاتا ہے۔اس لئے جدیدیت ہمیشہ نئی روایت قائم کرتی ہے۔

جہاں تک جدید اردو شاعری کی بات ہے۔حالی اور آزاد کا ذکر کرنا ناگزیر ہے۔ہر چند کہ دونوں کا تعلق کم وبیش پچھلی صدی

عیسوی کے اردو شعراء سے ہے جنہیں دورِ جدید اور ماحول سے وابستگی کا شعور تھا۔ وہ بھی دورِ جدید کے تقاضوں کی نمائندگی کرنا چاہتے تھے۔لیکن عصر جدید کے مسائل میں الجھ کر رہ گئے۔حالی اور آزاد کے بعد جدید شاعری کی راہ میں اقبال کو ایک سنگِ میل کی حیثیت حاصل ہے۔اقبال نے روایت کو جدید تقاضوں میں ڈھالنے کی کوشش کی ہے۔لیکن پھر بھی اقبال جدید انسان کی ذہنی اور فکری فتح مندی کا نمائندہ ہے۔اسی طرح اقبال کے ہم عصروں میں اختر شیرانی، جوش اور حفیظ شامل ہیں۔ان تمام کی فکرِ سخن کا آغاز غزل سے ہوا۔اور یہ شعرائے کرام اپنی جدید آگہی اور تجربوں کی جانب بڑھتے ہی چلے گئے۔

جدید شاعری کا یہ دور جو 1980 سے شروع ہوتا ہے اور 20ویں صدی کی پہلی دہائی میں یعنی 1900 سے 1910 تک باقاعدہ اس کے خدوخال متعین ہو چکے تھے۔حالانکہ ان میں سے بیشتر شعراء 1960 تک بلکہ اس کے بعد تک موجود رہے۔ لیکن اس درمیان ترقی پسند شاعری کی بنیاد پڑگئی۔

بہر حال جدید غزل بھی اس شاعری میں ایک امتیازی حیثیت کی حامل ہے۔یوں تو جدید غزل کا آغاز غالب کے وقت سے ہی ہوتا ہے۔لیکن حالی کو غزل کا موجد مانا جاتا ہے۔جدید غزل کی اصلاح کے سلسلے میں حالی نے جو مشورے دیئے تھے۔اس کے نتیجے میں منظرِ عام پر آنے والی غزل کو" جدید غزل" کا نام دیا گیا تھا۔بشیر بدر نے لکھا ہے۔"جدید غزل وہی ہے جس میں آج کے انسان کے احساسات ہوں" جدید دور میں غلامی، آزادی، تعلیم، معاشرت، معاشرتی اصلاح سازی، تعلیمِ نسواں، اصلاحِ نسواں، سائنس، مذہب وغیرہ جیسے سلگتے ہوئے مسائل پیش آنے لگے تھے۔جدید انداز کے محققوں نے غزل کی تنگ دامنی کا شکوہ بھی کیا۔حالی کہتے ہیں۔

ہو چکے حالی غزل خوانی کے دن   راگنی بے وقت کی اب گائیں کیا

یوں غزل بالکل نئے انداز میں جلوہ افروز ہوئی۔جن میں حالی کی ابتدائی غزلیں اپنی فنی صلاحیتیں، رنگینی، تغزل اور رنگین بیانی کے لحاظ سے قدرِ اول کی حیثیت رکھتی ہیں۔غزل کے اس جدید دور کی جدید غزل کے ترجمانوں میں اصغر گونڈوی، جگر مرادآبادی، حسرت موہانی، سلام مچھلی شہری، فانی بدایونی، اقبال، شاد عظیم آبادی، مولانا ظفر علی خان، پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی، چکبست، صوفی غلام مصطفیٰ تبسم، احسان دانش، وغیرہ شخصیات جدیدیت کے علمبردار رہے۔

دورِ جدید کی صنفِ غزل میں بہت سے کہنہ مشق اور صاحبِ فن شعراء پیدا ہوئے جنہوں نے کلاسیکی شاعری کے رنگ کو مزید پختہ کیا۔شاد عظیم آبادی جیسے شاعر نے المیہ شاعری کو ترقی دی تو دوسری طرف ریاض خیرآبادی نے خمریہ غزل کو سرور و کیف عطا کیا۔ ریاض کے سلسلے میں مجنوں گورکھپوری نے بہت دلچسپ مگر سچی بات لکھی ہے۔کہتے ہیں۔"اب سے 25 سے 30 برس پہلے ہر اس شخص کی زبان پر جس کو اردو شاعری کا تھوڑا بہت شوق ہو، ریاض کے دس بیس شعر تو ضرور یاد تھے۔اب مشکل ہی سے کسی کو ان کا کوئی شعر بغیر دماغ پر زور دیئے یاد آتا ہوگا۔" ذیل کے اشعار جن کی مثال ہے۔

وہی شراب کی باتیں، وہی شباب کا رنگ   تجھے ریاض بڑھاپے میں بھی جوان دیکھا

اچھی پی لی خراب پی لی   جیسی پائی شراب پی لی

تمناؤں میں الجھایا گیا ہوں
کھلونے دے کے بہلایا گیا ہوں

عزیز لکھنوی بھی دور جدید کی جدید غزل کے علمبرداروں میں سے تھے۔ انہوں نے بھی کسی حد تک کلام غالب کی داخلی و معنوی پہلوؤں پر نظر رکھی۔ ان کی شاعری فلسفہ سے پر ہے۔ اس طرح غالب کے اسلوب و ادا کے کئی رنگوں کو اپنی شاعری کے کینوس پر اتار لیا۔ جو قابل داد ہے۔

تقلید کیوں زباں و بیاں میں کسی کی ہو
اپنے خیال اپنے مقالوں کو دیکھئے

صدا یہی جرس کاروں سے آتی ہے
چلے چلو کہ ٹھہرنے کا یہ مقام نہیں

جب کچھ اور آگے کے دور کی غزلوں کا مطالعہ کیا گیا تو نئی غزل کی پیش روی شکل میں فانی، اصغر، حسرت اور جگر جیسے شعراء کے نام آتے ہیں۔ فانی کی شاعری میں یاسیت کا تصور، سنجیدہ موضوع ہے جو غم زندگی کو نئے آداب سکھائے اور اپنی شاعری میں وہ تمام چیزیں جیسے غم جاناں، غم دوراں، غم ہستی، غم روزگار اور روزگار کی ستم ظریفیوں کو اپنی غزل کا موضوع بنایا۔ جیسے

ایک معمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا
زندگی کاہے کو ہے، خواب ہے دیوانے کا

زندگی نام ہے مر مر کے جیئے جانے کا
اور غم میں بھی نشاط کو محسوس کیا

اصغر گونڈوی نے اپنے صوفیانہ کلام اور پاکیزہ خیالات سے اردو غزل کو بلندی عطا کی۔ نشاطیہ رنگ و آہنگ ہونے کے باوجود ان کی غزلوں نے لوگوں میں جینے کا حوصلہ اور زندگی کی دشوار گذار راہوں کو آسانی سے طے کر لینے کا عزم محکم پیدا کرتی ہے۔ مثلاً ان کے اس شعر کو دیکھئے۔

اسیرانِ بلا نے آہ کچھ اس درد سے کھینچی
نگہباں چیخ اٹھے ہل گئی دیوارِ زنداں کی

اسی طرح حسرت موہانی نے اسلامی تصوف اور سوشلزم میں اپنے عہد کے مسائل کا حل پالیا تھا۔ حسرت کے یہاں یہاں نشاط کو قائم و دائم رکھنے والی شے، زندگی کے تجربات موجود ہیں۔ حسرت اور جگر کی عشقیہ شاعری اپنے عہد میں سب سے زیادہ ممتاز ہے۔ اس کے علاوہ ان کی غزلوں میں سوز و گداز، درد و غم نے رنگین بیانی پائی جاتی ہے۔ لیکن حریت کے علم بردار ہونے کے باعث اپنی غزلوں میں سامراجی اور سیاسی جور و ستم کے خلاف آواز بھی اٹھائی۔ مثال

آئینے میں دیکھ رہے تھے بہارِ حسن
آیا میرا خیال تو شرما کے رہ گئے

ہے مشقِ سخن جاری چکی کی مشقت بھی
ایک طرفہ تماشا ہے حسرت کی طبیعت بھی — حسرت

ان کا جو فرض ہے وہ اہلِ سیاست جانیں
میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے — جگر

اب تک جن شعراء کا ذکر کیا گیا وہ تمام ترنئے رحجان کی ترجمانی میں بالاتر ہیں ان کی شاعری میں جدیدیت کے اثرات زیادہ گہرے نہیں تھے۔ لیکن ان کے بعد آنے والے شعراء میں جدیدیت کا اثر زیادہ ہے۔ جن میں فیض احمد فیض، مجاہد لکھنوی، جذبی، ناصر کاظمی جیسے غزل گو شعراء کی شاعری اس رحجان کی آئینہ دار ہے۔ جنہیں ہم چند مثالوں سے سمجھ سکتے ہیں۔

یوں تو فیض احمد فیض بنیادی طور پر رومانی شاعر ہیں لیکن انقلاب کی تیز و تند لہروں نے ان کی غزلوں کو، اجتماعی جذبوں کا ترجمان بنا دیا۔ مثال دیکھئے۔

صبا نے پھر درِ زنداں پہ آ کے دستک دی — سحر قریب ہے، دل سے کہو نہ گھبرائے
مقام فیض کوئی راہ میں جچا ہی نہیں — جو کوئے یار سے نکلے تو سوئے دار چلے
بڑی مشکل ہے دنیا کا سنورنا — تیری زلفوں کا پیچ و خم نہیں ہے — مجاز
پہنچے گور کنارے ہم — بس غم دوراں ہارے ہم

آہستہ آہستہ غزل گہرے سماجی شعور سے آشنا ہوئی۔ جس کو سیاسی، سماجی اور تہذیبی مسائل کی ترجمانی کہہ سکتے ہیں۔ ڈاکٹر عبادت بریلوی اپنی کتاب جدید شاعری میں لکھتے ہیں۔ ''اگر ادبی تاریخ کا کوئی دور کسی ایک شخصیت کے نام منسوب کیا جا سکتا ہے تو فانی، اصغر، حسرت اور جگر کے دور کو دراصل اقبال کے عروج کا دور کہا جانا چاہئے۔ گویا اقبال کے کلام کے مطالعے سے یہ بات واضح ہے۔''

کبھی اے حقیقتِ منتظر نظر آ لباس مجاز میں — کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں میری جبینِ نیاز میں
ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی — ہو دیکھنا تو دیدۂ دل وا کرے کوئی

یوں تو اردو غزل کو جدید غزل کا نام 1857ء کے انقلاب کے بعد بدلے ہوئے سیاسی، سماجی، معاشی، معاشرتی، تعلیمی و اخلاقی حالات کے زیر اثر ترقی پسندانہ خیالات کے شامل ہو جانے کے سبب سے دیا گیا۔ اس اعتبار سے جدید اردو غزل کا ترقی پسندی سے چولی دامن کا رشتہ ہے۔ جن میں ترقی پسند شعراء ایک طرف غزل کی روایتوں کی توسیع اور تقلید کر رہے تھے۔ تو دوسری طرف ہنگامی موضوعات کو بھی غزل میں سمونے کی کوشش کر رہے تھے۔ ان شعراء کی اس روش نے غزل کو ایک نئے اسلوب سے آشنا کیا۔ اور وہ ہے خیال کا ردِ عمل جو احساس میں ڈھل جاتا ہے۔ اس روش پر چلنے والے شعراء میں سردار جعفری، غلام ربانی تاباں، احمد ندیم قاسمی، مجاز، مجروح سلطانپوری، وغیرہ شعراء کا نام قابل ذکر ہے۔

سردار جعفری نے اپنی غزلوں میں سیاسی، سماجی، اخلاقی اور تہذیبی موضوعات کو نہایت ہی اچھوتے انداز میں یوں پیش کرتے ہیں۔

فریب دے کے حیاتِ نو کا حیات ہی چھین لی ہے ہم سے — ہم اس زمانے کا کیا کریں گے اگر یہی ہے نیا زمانہ
یہ زندگی بھی کوئی زندگی ہے ہم نفسو — ستارہ بن کے جلے، بجھ گئے شرر کی طرح

احمد ندیم قاسمی نے کیا خوب لکھا ہے۔

کس تجلی کا دیا ہم کو فریب — کس دھندلکے میں ہمیں پہنچا دیا

اسی طرح مجروح سلطانپوری نے بھی غزل کے روایتی انداز کو دور کر کے اس میں بلند آہنگی اور جواں مردی جیسی روایت کو یوں پختہ کیا ہے۔

دیکھو زنداں سے پرے رنگ چمن جوش بہار   رقص کرنا ہے تو پھر پاؤں کی زنجیر نہ دیکھ

میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر   لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا

آزادی کے بعد جب ملک تقسیم ہوا اور ملک کو فرقہ وارانہ فسادات تحفہ ملا۔ اس وقت مسلمانوں کی حالت دگرگوں تھی۔ اردو شعراء نے نہ صرف فسادات کو دیکھا بلکہ انہیں ایک کڑوے تجربے سے بھی گذرنا پڑا جن سہیل عظیم آبادی کا گھر جلا کر راکھ کر دیا گیا۔ ایسے پر درد حالات کے زیر اثر معین احسن جذبی، خلیل الرحمن اعظمی، روشن صدیقی، محمد علوی، فارغ بخاری، جمہور نظر، یوسف ظفر، منیر نیازی، ناصر کاظمی، شکیب جلالی، امید فاضلی وغیرہ شعراء نے شاعری کی۔ جن کی چند مثالیں زیر غور ہیں۔

رات بھر پی کے لڑکھڑاتے رہو   صبح مسجد میں سر جھکاتے رہو

اوروں کے گھر جلا کے قیامت نہ کر سکا   گھر جل گیا مگر میں شکایت نہ کر سکا

مسجد شہید ہونے کا غم کو کیا مگر   اک بار بھی میں اس میں عبادت نہ کر سکا (محمد علوی)

شہر در شہر جلائے گئے   یوں بھی جشن طرب منائے گئے۔ (ناصر کاظمی)

برق چمکی کھل گیا بیدار ظلمت کا بھرم   جتنے چہرے ہم نے دیکھے جانے پہچانے لگے (راسخ عرفانی)

دل تو دھڑکنے لگتا ہے ابھرے جو کوئی چاپ   بھولا ہوا تھا دیر سے میں اپنے آپ میں (شکیب جلالی)

غزل در غزل پڑھتے چلے جائیے۔ تب آپ کو اس بات کا مسلم ثبوت ملے گا کہ تقسیم وطن، فسادات و حوادث نے اردو غزل کا مزاج ہی بدل ڈالا۔ شاعری، شعوری طور پر اپنے عہد کا سامنا کرتی ہے۔ ''ڈاکٹر کامل قریشی لکھتے ہیں۔'' آج کی شاعری کی مثال لے لیجئے وہ موجودہ عہد کے حقائق مثلاً مشینی تہذیب، عالمی جنگوں، مادیت، تشدد، شکست وغیرہ حالات میں اپنے آپ کو گھرا ہوا دیکھ کر عدم تحفظیت کا شکار ہوتا ہے۔ اس کی حسیت میں سنجیدگی اور گہرائی پیدا ہوتی ہے۔ آگے مزید فرماتے ہیں۔ معاصر غزل میں شعور عصر کی باز آفرینی کی دو نمایاں صورتیں ملتی ہیں۔ اول یہ کہ مشینی تہذیب کی ترقی کے نتیجے میں معاشرتی انتشار کی المناکی کا اظہار نئے شعراء کے یہاں کثرت اور تواتر سے ملتا ہے۔''

ڈاکٹر کامل قریشی صاحب پوری سنجیدگی سے بدلتے ہوئے حالات کا جائزہ لیتے ہیں اور انسانی اقدار پر ان کے دور رس اثرات پر غور و فکر بھی کرتے ہیں۔ مگر یہ ذہنی رویہ ان کی تخلیقی شخصیت کی پیچیدگیوں سے گہرے طور پر مربوط نہیں ہونے پاتے۔ فضا ابن فیضی اس کی مثال ہیں۔ دوم یہ کہ شعور عصر کی تخلیق صورت گری کا رویہ گویا رویہ معاصر شعراء کی غزلوں سے بہت کم اشعار میں جھلکتا ہے۔ یہ رویہ صنف غزل کو بقا اور معنویت عطا کرتا ہے۔ ایسے رجحان رکھنے والے شعراء میں زبیر رضوی، بشر نواز، مظفر حنفی، عتیق اللہ، آشفتہ چنگیزی، کمار پاشی، ندا فاضلی پرکاش فکری، فاروقی، مخمور سعیدی، مصور سبزواری وغیرہ شعراء گہری آگہی کے ساتھ حقیقت کا مقابلہ کرنے کی قوت رکھتے ہیں۔

دکھا کے لمحہ خالی کا عکس لا تفسیر   یہ مجھ میں کون ہے مجھ سے فرار کرتے ہیں (ربانی تاباں)

Scanned with OKEN Scanner

کوئی نہیں تھا اپنی ہی آواز کے سوا
چاروں طرف میں سن کے صدائے جرس گیا (بشر نواز)

چراغ جلتے ہی بینائی بجھنے لگتی ہے
خود اپنے گھر میں ہی گھر کا نشاں نہیں ملتا (ندا فاضلی)

ڈاکٹر کامل قریشی لکھتے ہیں کہ" جدید غزل کا یہ مختصر سا جائزہ جدید غزل کی معنویت اور نئی لفظیات سے پیدا ہونے والی فضا کو پیش کرتا ہے۔"

جدید غزل نے پرانی لفظیات کو، جو ایک زمانے سے اردو شاعری میں رائج تھی۔ اور جن کی تکرار اور بحث سے طبیعت اوب چکی تھی انہیں خارج کر دیا۔ اور ان کی جگہ نئے الفاظ، نئی علامتیں، نئے مفہوم اور ایک نئی فکر نے لے لی۔ یہ لفظیات اور علامتیں جو ہمارے سماج اور ماحول سے بالکل قریب تر ہیں۔ جدید غزل ان علامتوں کی وجہ سے سماج اور زندگی کے بھی بالکل قریب آ گئی۔ اس کے علاوہ سیکڑوں حالات و واقعات کو بھی اپنے اندر جذب کر کے ایک نیا رنگ و آہنگ دیتی ہے اور ایک منفرد تاثر پیش کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جدید غزل کا شاعر اپنے زمانے کے حالات کا بغور مطالعہ و مشاہدہ کرتا ہے اور پھر اپنے احساسات و جذبات کی تخلیق کرتا ہے۔ اور یہی تخلیق عصری حالات کا آئینہ دار بن جاتی ہے۔ جدید دور اور غزل کے بارے میں یہ کہنا بہت مناسب ہوگا کہ جیسے جیسے ہمارا ملک ترقی کرتا رہے گا۔ انسان کے مزاج اور رویوں میں تبدیلی آتی رہے گی۔ ویسے ویسے اردو زبان و ادب میں غزل بھی ترقی کے مدارج طئے کرتی رہے گی۔

حوالہ جات ۱) اردو غزل کے پچاس سال (ڈاکٹر عبدالاحد خاں خلیل)

۲) آزادی کے بعد اردو غزل (ڈاکٹر وسیم بیگم)

۳) اردو غزل (ڈاکٹر کامل قریشی)

۴) جدید شاعری (ڈاکٹر عبادت بریلوی)

۵) تاریخ ادب اردو (ڈاکٹر سید اعجاز حسین)

۶) رسالہ فکر و تحقیق سہ ماہی (نئی غزل نمبر، جنوری تا مارچ 2013)

۷) غزل کے جدید رجحانات (خالد علوی)

☆☆☆

Scanned with OKEN Scanner